مرثیہ

لکھا ہے جب آئی شبِ عاشورِ محرم | مصروفِ عبادت ہوئے سلطانِ دو عالم
تعقیبِ عشا پڑھ چکے جب سیدِ اکرم | فرمایا کہ ہوں جمع مرے مونس و ہمدم

دھوکے میں نہ رہ جائے کوئی صاف سنا دوں
جو صبح کو ہونا ہے اسی وقت بتا دوں

ملتے ہی خبر جمع ہوئے شہ کے یگانے | احباب و اعزہ سے کہا شاہِ ہدا نے
مہلت ہمیں اس رات کی دی ہے جو قضا نے | ہے وقت چلے جاؤ کہیں جان بچانے

کل صبح جو ہوگا یہاں زندہ نہ بچے گا
حد یہ ہے کہ شش ماہہ کا بھی حلق چھدیگا

ہے فوجِ یزیدی کو فقط مجھ سے عداوت | خود صبح کو ہو جاؤں گا قربانِ شریعت
کیوں میرے طرفداروں پر آئے کوئی آفت | تم سب کے سروں سے میں اٹھا لیتا ہوں بیعت

یہ کوئی نہ سمجھے کہ جدا کرتا ہے شبیرؑ
حق ہے جو محبت کا ادا کرتا ہے شبیرؑ

سن کر یہ سخن کانپ گئے شاہ کے یاور | منہ پیٹ لیے فرش سے ٹکرانے لگے سر
عرض یہ کیا حکم دیا اے شہِ صفدر | کیا ہو گیا شک آپ کو ہم سب کی وفا پر

ممکن نہیں خادم شہِ والا سے جدا ہوں
سو بار جو زندہ ہوں تو حضرت پہ فدا ہوں

www.emarsiya.com

کس طرح توقع ہوئی یہ اہلِ وفا سے | پھر جائینگے ہم جانِ رسولِ دوسرا سے
آتی ہے اگر موت تو آجائے بلا سے | کیا زندگی کے واسطے پھر جائیں خدا سے

اچھا ہے جو کل صبح نہ ہم زندہ رہیں گے
اللہ و نبیؐ سے تو نہ شرمندہ رہیں گے

شہ بولے کہ ہرگز یہ سخن لب پہ نہ لاؤ | ہے حکمِ خدا جان مصیبت سے بچاؤ
تاخیر مناسب نہیں جلدی چلے جاؤ | واللہ میں ناراض نہیں دل نہ کڑھاؤ

خوش اور بھی کرنا ہے اگر ابنِ علیؑ کو
پہنچا دو مدینے حرمِ سبطِ نبیؐ کو

یہ بات سنی حضرتِ زینبؑ نے قضا را | وہ غم ہوا دل کو نہ رہا ضبط کا یارا
گھبرا کے پسِ پردہ سے حضرت کو پکارا | بھیا فدا آجایئے خیمے میں خدارا

یہ ہو نہیں سکتا کہ تمہیں چھوڑ کے گھر جائیں
کہیئے تو گلا کاٹ کے تلوار سے مر جائیں

سن کر یہ سخن کانپ گئے حضرتِ شبیرؑ | فرمایا میں آتا ہوں ابھی اے مری ہمشیر
پہنچے تو بہن کرنے لگی رو کے یہ تقریر | کیوں بھیجتے ہیں گھر ہمیں کیا ہو گئی تقصیر

قابو میں بہن کا دلِ ناشاد نہیں ہے
کیا ماں کی وصیت بھی تمہیں یاد نہیں ہے

شہ بولے بہن یاد ہے اماں کی وصیت | کس طرح گوارا کرے بھائی کی حمیت
تم ایسی بہن پر ہو اسیری کی مصیبت | یثرب کو چلی جاؤ ذرا کم کرو الفت
میں صابر و شاکر ہوں غم و رنج سہونگا
تم چین میں ہوگی تو نہ بے چین رہونگا

کل صبح یہ منظر تمہیں شاید نظر آئے | خنجر مرے حلقوم پہ جلاد پھرائے
سر کٹتے جو دیکھو تو تمہیں تاب نہ آئے | تم گھر سے نکل آؤ قلق مجھ کو رلائے
اس وقت وطن کو جو چلی جاؤگی زینبؑ
بھائی کو تہہ تیغ نہ تڑپاؤگی زینبؑ

اس بات سے دل خواہرِ شبیرؑ کا تڑپا | حسرت بھری نظروں سے رخِ شاہ کو دیکھا
فرمایا کہ دل جانچتے ہیں آپ بہن کا | ملبوس کلائی سے ہٹا کر یہ سنایا
شبیرؑ ہے فرزند اگر عقدہ کشا کا
زینبؑ کی رگوں میں بھی ہے خوں شیرِ خدا کا

محبوب اگر تم کو ہے اسلام برادر | تیار ہے ہمشیر بھی مرمٹنے کو حق پر
کل ہونے دو وقت آنے دو اے جانِ پیمبرؐ | کھل جائینگے خود خلق پہ زینبؑ کے بھی جوہر
دنیا کا کوئی غم مجھے تڑپا نہیں سکتا
واللہ مرے صبر میں فرق آ نہیں سکتا

www.emarsiya.com

سنکر یہ سخن روئے بہت سرورِ دلگیر | فرمایا کہ خاموش خدا کے لیے ہمشیر
مٹ جاتی ہے تدبیر سے تقدیر کی تحریر | جو چاہتی ہو تم ہے وہی مرضیٔ شبیرؑ
سچ کہتی ہو ہمشیر بڑا کام کروگی
تم بخششِ امت کا سرانجام کروگی

پھر محوِ عبادت میں ہوئے سیدِ ابرار | سجدے میں یہ معبود سے کہتے تھے بتکرار
امت ہو بری نار سقر سے مرے غفار | اللہ سے کہہ تو بھی ظہورِ جگر افگار
غم دور ہوں بنتِ شہِ ذیشاں کا تصدق
عصیاں ہوں بحل شاہِ شہیداں کا تصدق